© rasailojaraid.com

اور اپنے خزانۂ رحمت سے مزید نیکیاں عطا کرے۔ رانا صاحب اس مرحلے میں جس خاص قسم کی تنہائی سے دوچار ہوئے ہیں، اللہ تعالیٰ اپنے اس صابر بندے کو اس سے بخوبی عہدہ برآ کرے اور ان کی اولاد ان کے لیے بھی اور دین کے لیے بھی نیک ثابت ہو۔ آمین۔

مذکورہ واقعات سے بڑھ کر جو درد مولانا محمد رفیع کی رحلت سے ہے جنہوں نے ۷۶ برس کی عمر میں ۳ نومبر کو کراچی میں آخری سانس لی۔ مرحوم عرصہ سے فالج اور عارضۂ قلب میں مبتلا تھے۔

تقسیم ہند سے قبل ٹونک کے اجتماع کے موقع پر جماعت سے وابستہ ہوئے۔ قیامِ پاکستان کے بعد مشرقی پاکستان میں جماعت کے کام کی ذمہ داری مولانا پر ڈالی گئی۔ وہاں وہ ۱۹۵۲ء تک امیر رہے۔ کراچی واپس آنے کے بعد وہاں قیم جماعت کی ذمہ داری سنبھالی۔ ۱۹۵۱ء میں میونسپل کارپوریشن کے رکن بھی منتخب ہوئے۔ ۱۹۶۲ء میں انہیں مشرقی افریقہ (نیروبی) بھیجا گیا۔ جہاں وہ چار سال تک رہے۔ مرکزی مجلسِ شوریٰ کی رکنیت کا بار بھی سنبھالا۔

مولانا مرحوم بہت ہنس مکھ بھی تھے اور سنجیدہ و متین بھی۔ اولین نظر ہی سے ان کی وجاہت بڑا اثر ڈالتی۔ اندازِ تکلم خوبصورت تھا۔ اردو بڑی مؤثر۔ کچھ عرصہ ان کے ساتھ رہنے کا موقع ملا جو باعثِ اعزاز ہے۔

قومی اسمبلی کے سابق رکن مظفر ہاشمی مولانا کے فرزند تھے۔

اللہ تعالیٰ انہیں اپنی رحمت و مغفرت سے نوازے اور اہل و عیال و خاندان کو صبر بھی دے اور ان کے جذبۂ دینی کا وارث بھی بنائے۔ آمین!

© rasailojaraid.com